3098 ـ عورت كے ليے محرم كے بغير حج كا سفر كرنا جائز نہيں

سوال

اگر عورت كے ساتھ جانے كے محرم نہ ہو تو كيا مردوں يا عورتوں كے گروپ ميں محرم كے بغير عورت حج يا عمرہ كے ليے جا سكتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس مسئلہ ميں دور قديم سے ہى علماء ميں اختلا چلا آيا ہے بعض علماء كا كہنا ہے كہ:

اگر راستہ پر امن ہو اور عورت كے ساتھ جانے والے بھى بااعتماد ہوں وہ بغير محرم حج كر سكتى ہے.

اور بعض علماء كا كہنا ہے كہ:

محرم كے بغير عورت كا سفر كرنا جائز نہيں، اگرچہ بااعتماد افراد كے ساتھ بھى ہو تو اس كا سفر جائز نہيں ہوگا، امام ابو حنيفہ اور امام احمد رحمہم اللہ كا مسلك يہى ہے،ان كے دلائل درج ذيل ہيں:

ا ـ صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" محرم كے بغير عورت سفر مت كرے، اور نہ ہى كوئى شخص خلوت ميں اس كے پاس جائے الا يہ كہ عورت كا محرم ساتھ ہو.

تو ايك شخص نے عرض كيا: ميرا تو ارادہ فلاں فلاں لشكر كے ساتھ جانے كا ہے،اور ميرى بيوى حج پر جانا چاہتى ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1763) صحیح مسلم حدیث نمبر(1341)

ب ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی اور آخرت کے دن پرایمان رکھنے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایك رات اور دن کا سفر کرنا حلال نہیں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1038) صحیح مسلم حدیث نمبر (133).

اور بخاری کی حدیث نمبر (1139) اور مسلم کی حدیث نمبر (827) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے جس میں دو دن کے سفر کے الفاظ ہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں دو دن اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ایك دن کی قید ہے، اور اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں، اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں تین یوم کی قید ہے، اور ان سے اور بھی روایات مروی ہیں.

اس تقیید کے اختلاف کی بنا پر اکثر علماء کرام نے اس مسئلہ میں اطلاق پر عمل کیا ہے.

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" تحدید سے مراد اس کا ظاہر نہیں، بلکہ جسے سفر کا نام دیا جائے تو اس سے عورت کا بغیر محرم سفر کرنا منع ہے، تحدید تو امر واقع کے متعلق ہے اس لیے اس کے مفہوم پر عمل نہیں کیا جائیگا.

اور ابن منیر کا کہنا ہے:

ان مختلف مقامات پر سوال کرنے والوں کے اعتبار سے مختلف تحدیدات وارد ہوئی ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 75).

دوم:

محرم کے عدم وجوب کے قائلین کے دلائل درج ذیل ہیں:

ا ـ عدى بن حاتم رضى الله تعالى عنہ بیان كرتے ہیں كہ:

" میں نبى كريم صلى اللہ علیہ وسلم كے پاس تھا كہ ايك شخص آپ كے پاس آيا اور فقر و فاقہ كى شكايت كى، پھر ايك اور شخص آيا اور اس نے راستے میں ڈاكوؤں كى شكايت كى.

تو نبى كريم صلى اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اے عدى: كيا تم نے حيرة ديكھا ہے ؟

میں نے عرض كيا: میں نے اسے ديكھا تو نہيں، ليكن اس كے متعلق مجھے بتايا گيا ہے.

تو نبى كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمايا:

" اگر تيرى زندگى لمبى ہوئى تو تم ديكھو گے كہ اكيلى عورت حيرة سے چل كعبہ كا طواف كرےگى اور اسے سوائے اللہ كے ڈر كے كسى اور كا ڈر نہيں ہوگا "

عدى رضى اللہ تعالى عنہ بیان كرتے ہیں كہ: میں نے ديكھا كہ حيرة سے عورت چلتى اور جا كر كعبہ كا طواف كرتى اور وہ اللہ كے علاوہ كسى اور سے نہ ڈرتى "

صحيح بخارى حديث نمبر (3400).

الظعينۃ عورت كو كہتے ہیں.

اس استدلال كا جواب يہ ديا جاتا ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ علیہ وسلم كى جانب سے تو اس معاملہ كے وقوع ہونے كى خبر دى گئى ہے، كسى كام كے ہونے كى خبر كا معنى يہ نہيں كہ كام جائز بھى ہے، بلكہ وہ جائز بھى ہو سكتا ہے، اور ناجائز بھى، يہ تو شرعى دلائل كے اعتبار سے ہوتا ہے.

جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے خبر دى ہے كہ قيامت سے قبل شراب اور زنا اور قتل عام اور زيادہ ہو جائيگا، اور يہ امور حرام اور كبيرہ گناہوں میں سے ہیں.

چنانچہ حديث سے مقصود يہ ہے كہ: امن و امان پھيل جائيگا، حتى كہ بعض عورتيں جرات سے كام ليتى ہوئيں بغير محرم اكيلى ہى سفر كرنے لگيں گى، اس كا مقصد يہ نہيں كہ اس كا بغير محرم سفر كرنا جائز ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی قیامت کی علامت اور نشانی کی خبر دی ہے یہ نہیں کہ وہ حرام یا قابل مذمت ہے، کیونکہ چراہوں کا اونچی اونچی بلڈنگیں تعمیر کر لینا، اور مال کی فروانی، اور ایك مرد پچاس عورتوں کا نگران ہوگا، بلا شك و شبہ یہ حرام نہیں، بلکہ یہ تو قیامت کی علامتیں ہیں، اور علامت اس چیز کی کوئی شرط نہیں، بلکہ وہ خیر اور شر، اور مباح اور حرام اور واجب وغیرہ سب ہو سکتی ہیں. واللہ اعلم " انتہی.

اس کا بھی ہونا چاہیے کہ حج کے لیے سفر میں عورت کے لیے محرم کی شرط میں علماء کرام کا اختلاف تو فرضی حج میں ہے، لیکن نفلی حج میں سب علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بغیر محرم یا خاوند کے بغیر عورت نفلی حج کا سفر نہیں کر سکتی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (17 / 36).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" جس عورت کا محرم نہیں اس پر حج فرض ہی نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لیے محرم کا ہونا بیت اللہ تك پہنچنے کی استطاعت میں شامل ہے، اور وہاں تك پہنچنے کی استطاعت حج فرض ہونے کی شروط میں شامل ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تك پہنچنے کی استطاعت رکھے آل عمران (97).

اور عورت کے لیے بغیر محرم یا خاوند کے بغیر حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں؛ اور حسن، نخعی، احمد، اسحاق، ابن منذر، اور اصحاب الرائے کا قول یہی ہے، اور مذکورہ بالا آیت اور نبی علیہ السلام کی وہ احادیث جن میں بغیر محرم عورت کو سفر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے کی بنا پر صحیح بھی یہی قول ہے.

لیکن امام مالك، امام شافعی، اور اوزاعی رحمہم اللہ نے اس کی مخالفت کی ہے، اور ہر ایك نے ایسی شرط لگائی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، ابن منذر کہتے ہیں: ظاہر حدیث کو ترك کر کے ایسی شرط لگائی ہے جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 90 - 91).

کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے:

" صحیح یہی ہے کہ عورت کے لیے خاوند یا محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے عورت بااعتماد عورتوں کے ساتھ بغیر محرم سفر نہیں کر سکتی، اس کے لیے بغیر محرم اپنی پھوپھی، یا خالہ یا والدہ وغیرہ کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی اور محرم ہونا ضروری ہے.

اور اگر اسے اپنے ساتھ لے جانے کےلیے محرم نہیں ملتا تو جب تك وہ اس حالت میں ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 92).

واللہ اعلم .